1 مالی وساطت کا جائزہ

دشوار ملکی و بیرونی حالات کے باوجود بینکاری کا شعبہ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران 5.91 فیصد کی معتدل نمو حاصل کرنے میں کامیاب رہا۔ تاہم قرضوں میں گذشتہ ایک دہائی کے دوران پہلی بار کسی ششماہی کے دوران اتنی کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ اس کمی کی وجہ سرکاری شعبے کے گردشی قرضے کے یکبارگی تصفیے اور اجناس کی سرگرمیوں کے لیے غیر اداشدہ زر اعانت کو حکومتی تمسکات میں بدلنا تھی۔ نجی شعبے کے قرضوں کی نمو مثبت رہی تاہم اس میں سست رفتاری دیکھی گئی کیونکہ اس شعبے میں بلند خطرۂ قرض نے بینکوں کو پرخطر منافع کے بجائے خطرے سے پاک سرکاری قرضوں میں رقوم لگانے کی ترغیب دی۔ امانتوں میں 4.7 فیصد کی کمزور نمو ہوئی اور یہ فنڈنگ کا بنیادی ذریعہ رہا جس کے بعد مالی اداروں سے قرض گیری کا نمبر آتا ہے۔ امانتوں میں کرنٹ اکاؤنٹ سیونگ اکاؤنٹ (CASA) کے باعث ہونے والے اضافے کے حالیہ رجحان کے مقابلے میں زیر جائزہ مدت کے دوران معین امانتوں میں اضافے کی وجہ سے فنڈنگ میں تیزی آئی ہے۔

وفاقی حکومت کے تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاری سے شعبۂ بینکاری کے اثاثوں کی اساس میں اضافہ ہوا---

2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران بینکاری نظام کی اثاثہ جاتی اساس میں 456 ارب روپے (5.91 فیصد) کا اضافہ ہوا (**شکل 1.1**)۔ اس اضافے کی ایک اہم خصوصیت حکومتی تمسکات میں بینکوں کی بہت زیادہ سرمایہ کاری ہے کیونکہ حکومت اپنے بجٹ خسارے کو پورا کرنے کے لیے بینکاری نظام سے قرضہ لیتی رہی۔ اس کے نتیجے میں، زیر جائزہ مدت کے دوران سرمایہ کاریوں میں مزید 16.6 فیصد اضافہ ہوا اور مجموعی اثاثوں میں ان کا حصہ بڑھ کر 37.3 فیصد (2010ء میں 30 فیصد تھا) تک پہنچ گیا۔

شکل 1.1: بینکاری اثاثوں میں تبدیلیاں

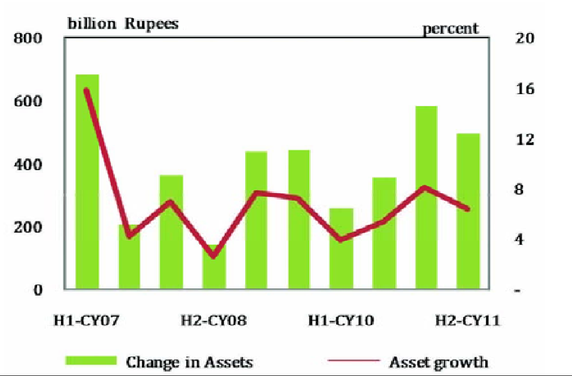

قرضوں میں پہلی بار اتنی کمی دیکھی گئی---

مجموعی قرضے گذشتہ دہائی کے دوران پہلی بار کسی ششماہی میں اتنے کم (17 ارب روپے) ہوئے، جس کا سبب سرکاری شعبے کے قرضوں میں کمی ہے۔ قرضوں میں یہ کمی سرکاری شعبے کے بین کارپوریٹ گردشی قرضے کے یکبارگی تصفیے اور اجناس کی مالکاری پر غیر اداشدہ زر اعانت کو نومبر 2011ء میں مارکیٹ ٹریژری بلز (MTBs) اور پاکستان انوسٹمنٹ بانڈز (PIBs) میں بدلنے کی وجہ سے ہوئی (**شکل 1.2**)۔ نجی شعبے کے قرضوں میں ہونے والی سست نمو (2.3 فیصد) میں سال کی آخری سہ ماہی کے دوران قرضوں کی موسمی طلب کا اہم حصہ تھا۔

شکل 1.2: اثاثوں کے اجزا کا بہاؤ

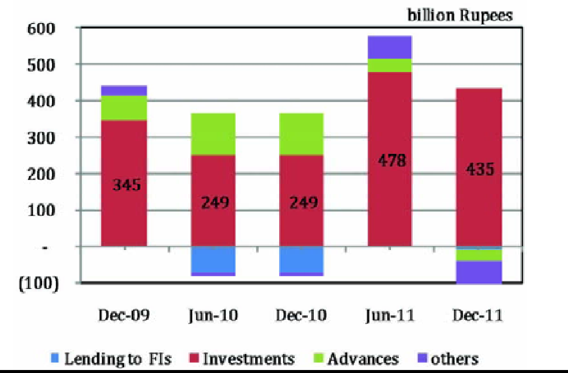

فنڈنگ میں اضافہ امانتوں کی سست رفتار نمو، قرضوں اور ایکویٹی کا مرہون منت تھا---

فنڈنگ کے لحاظ سے زیر جائزہ مدت کے دوران امانتوں کی نمو سست رفتاری کا شکار رہی۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران ہونے والا 4.7 فیصد اضافہ پہلی ششماہی میں ہونے والے 9.43 فیصد اضافے سے بہت کم ہے۔ اضافی صارفی امانتوں کے اجزائے ترکیبی میں تبدیلی دیکھی گئی اور اس میں ہونے والی 279 ارب روپے کی مجموعی نمو منافع بخش اور بڑے حجم کی معین اور بچت امانتوں کی بنا پر ہوئی۔ مزید برآں، پاکستانی روپے پر دباؤ کے باعث بیرونی کرنسی کی امانتوں میں 77 ارب روپے کا نمایاں اضافہ ہوا۔ مالی اداروں سے قرض گیری جس کا فنڈنگ کی مجموعی ساخت میں بہت چھوٹا حصہ ہے اور یہ عبوری نوعیت کی ہوتی ہے، اس میں 113 ارب روپے کا بلند اضافہ ہوا، جس کا فنڈز کی اساس میں ہونے والے مجموعی اضافے میں تقریباً 25 فیصد حصہ بنتا ہے۔ اس نمو میں بڑا حصہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے قلیل مدتی سیالیت کے انتظام کے لیے حاصل کی جانے والی ریپو قرض گیری کا ہے۔ سال کے آغاز سے اب تک کچھ بینکوں کی جانب سے نئے سرمائے کے منافع اور ادخال سے نظام کی ایکویٹی اساس میں 62 ارب روپے کا اضافہ ہوا، جس سے مجموعی اثاثوں میں اس کا حصہ 23 بی پی ایس اضافے کے ساتھ بڑھ کر 9.6 فیصد تک پہنچ گیا۔

شکل 1.3: اثاثوں کے آمیزے میں تبدیلی

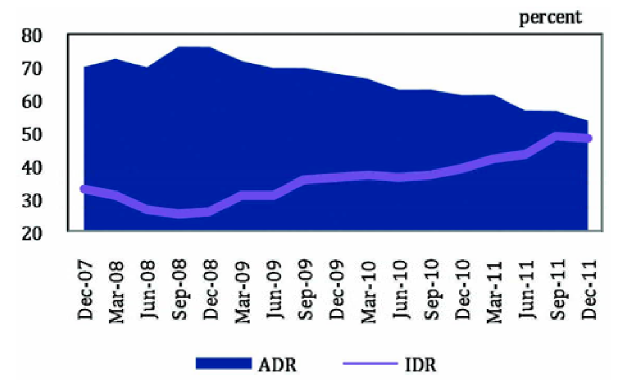

شکل 1.4: پاکستان میں بینکوں کا ارتکاز

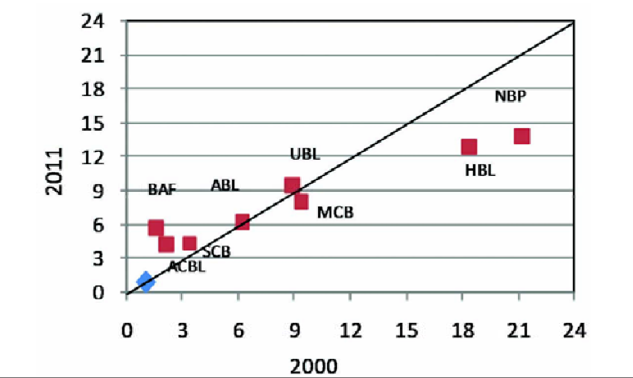

آئی ڈی آر اور اے ڈی آر میں بھاری فرق نجی شعبے کے قرضے کو محدود کرنے کا باعث بنا---

سرمایہ کاریوں میں بھاری اضافے اور قرضوں پر طاری جمود کی کیفیت کے باعث بینکاری اثاثوں کے اجزائے ترکیبی کا جھکاؤ سرمایہ کاریوں کی جانب رہا، جس کے نتیجے میں سرمایہ کاریوں وامانتوں کا تناسب (IDR) بڑھ کر 49 فیصد تک پہنچ گیا (**شکل 1.3**) جو کہ ستمبر 08ء کی سطح سے تقریباً دگنا ہے۔ گذشتہ چند برسوں سے بینکوں نے بڑھتے ہوئے خطرۂ قرض اور خراب کاروباری ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومتی تمسکات میں بھاری سرمایہ کاری کرنے کو ترجیح دی تھی جس کے نتیجے میں قرضوں اور امانتوں کا تناسب (ADR) دسمبر 2011ء میں خاصی کمی کے بعد 54 فیصد پر آ گیا (جو ستمبر 2008ء میں 76 فیصد تھا)۔

بینکوں کے حجم کے لحاظ سے قرضوں وامانتوں کا تناسب اور سرمایہ کاری وامانتوں کا تناسب مختلف ہوتا ہے تاہم سرفہرست دس بینکوں کی اکثریت میں یہ تناسبات صنعت کی اوسط سے کم رہے، جو ان بینکوں کو اپنی برانڈ اور جامع رسائی کے باعث امانتیں جمع کرنے میں حاصل مسابقتی برتری کی نشاندہی کرتا ہے (مجموعی امانتوں میں 76 فیصد حصہ)۔

اثاثوں کے لحاظ سے ارتکاز کی سطح میں بہتری جاری رہی---

گذشتہ برسوں کے دوران ساخت و یکجائی کے بعض اقدامات کی وجہ سے سرفہرست بینکوں کا بازار میں حصہ کم ہوا۔ زیر جائزہ مدت کے دوران یہ رجحان جاری رہا البتہ اس کی رفتار سست رہی۔ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ چھوٹے اور درمیانے بینکوں کے حجم میں توسیع ہوئی ہے جس سے اثاثوں کی اساس میں ان کا حصہ بڑھ گیا (**شکل 1.4**)۔ ملک گیر تقابل سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کے بینکاری نظام میں ارتکاز میں وقت کے ساتھ بہتری آئی ہے (**شکل 1.5**)۔

حکومت پر بینکوں کے اکتشاف میں اضافہ جاری رہا۔۔۔

حکومت کی بجٹ سے متعلق ضروریات کے لیے فنڈنگ کی طلب برقرار رہنے کی وجہ سے سرکاری شعبے میں بینکوں کا اکتشاف نئی سطح پر پہنچ گیا ہے (**شکل 1.6**)۔ 2011ء کی دوسری ششماہی میں ٹریژری تمسکات میں سرمایہ کاری میں 32 فیصد نمو ہوئی جو کہ پہلے نصف حصے میں ہونے والے 25 فیصد اضافے سے کہیں زیادہ ہے۔اس کے نتیجے میں مجموعی سرمایہ کاریوں میں ٹریژری تمسکات کا حصہ بڑھ کر 86 فیصد اور مجموعی اثاثوں میں 33 فیصد تک پہنچ گیا۔

شکل 1.5: سارک ممالک میں بینکوں کا ارتکاز

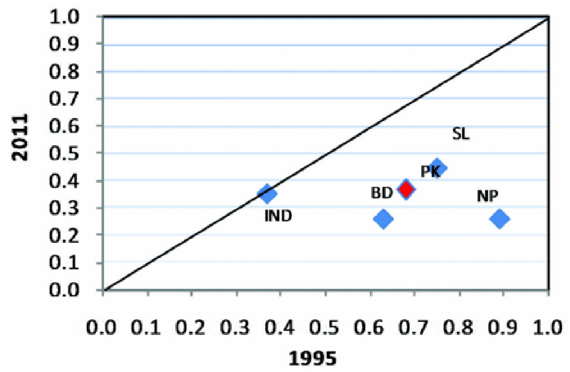

تاہم حکومتی قرضوں کا مجموعی زری اثر 204 ارب روپے تک محدود رہا کیونکہ گردشی قرضہ کے تصفیے کے لیے جاری کردہ حکومتی پیپرز محض ایک اکاؤنٹنگ تبدیلی تھی۔ اس تصفیے کے تحت پی آئی بیز اور ایم ٹی بیز (ہر ایک 50 فیصد) جاری کیے گئے جس کے نتیجے میں بینکوں کی کتابوں پر پی آئی بیز کا اسٹاک بڑھ کر 78 فیصد تک پہنچ گیا۔ جن تمسکات کا تصفیہ کیا گیا ہے ان میں پاکستان ہولڈنگ کمپنی لمیٹڈ (پی ایچ سی ایل) کی جانب سے جاری کردہ ٹی ایف سیز بھی شامل ہیں۔2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران ٹی ایف سیز اور پی ٹی سی میں بینکوں کی سرمایہ کاری کے حصے میں 10 فیصدی درجے کی نمایاں کمی ہوئی اور یہ 4.3 فیصد پر آ گیا۔

شکل 1.6: حکومتی قرضہ میں بینکوں کی سرمایہ کاریاں

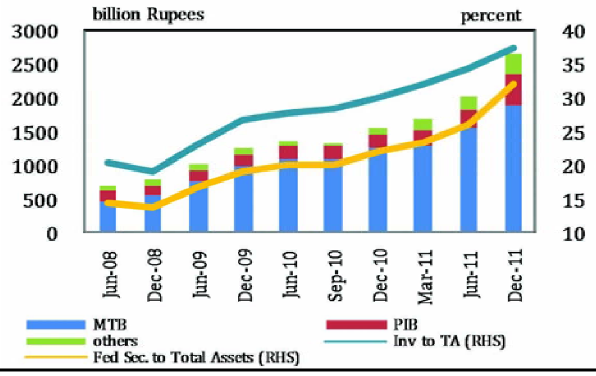

کمزور معاشی حالات اور امن وامان کی خراب صورتحال کے باعث سرمایہ منڈی میں مندی کا رجحان ملکی و بیرونی دونوں سرمایہ کاروں کے اعتماد کو مجروح کرنے کا باعث بنا۔ کے ایس ای بینچ مارک انڈیکس میں 9.2 فیصد کمی کے باعث 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران ایکویٹی میں بینکوں کی سرمایہ کاریوں میں صرف 2 فیصد کمی ہوئی۔

نجی شعبہ (ملکی آپریشنز) کو دیے جانے والے مجموعی قرضوں میں اگرچہ 2011ء کی دوسری ششماہی میں 64 ارب روپے کا خالص اضافہ ہوا تاہم یہ اضافہ 2010ء کی دوسری ششماہی میں قرضوں کی مد میں تقسیم کیے جانے والے 188 ارب روپے (7 فیصد) اور 2009ء کی دوسری ششماہی کے 110 ارب روپے کے مقابلے میں بہت کم ہے۔نجی شعبے کے قرضوں میں کمزوری کا رجحان جاری رہا کیونکہ ملک میں توانائی کی مسلسل قلت اور امن وامان کی خراب صورتحال نے طلب کو گھٹا دیا اور کاروباری ادارے نئے منصوبوں میں پیسہ لگانے سے گریزاں رہے اور اپنی بیلنس شیٹس کو مستحکم رکھا۔رسد کے لحاظ سے بڑھتا ہوا خطرۂ قرض اور خطرے سے پاک متبادل آپشن کی دستیابی نے بھی بینکوں کی جانب سے نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی کو متاثر کیا۔

نجی شعبے کے ملکی قرضوں میں معمولی اضافہ ہوا۔۔۔

ملکی نجی قرضوں کا استعمال عام طور پر موسمی رجحان کے زیر اثر رہتا ہے جس کے تحت تیسری سہ ماہی میں قرضوں کی خالص واپسی کی جاتی ہے اور چوتھی سہ ماہی میں بیشتر قرضے حاصل کیے جاتے ہیں۔تاہم، 2011ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران گذشتہ دو برسوں کی اسی مدت میں واپس کیے گئے قرضوں کے مقابلے میں خالص واپسی کی سطح بلند رہی، جس کی وجہ سے 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران ملکی نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی دباؤ میں رہی (**جدول 1.1**)۔

اور قرضے کی طلب جاری سرمائے کی ضروریات تک محدود رہی---

جزو وار اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرضوں میں ہونے والے بیشتر اضافے میں جاری سرمائے میں ہونے والی 85 ارب روپے (جبکہ 2010ء کی دوسری ششماہی میں 102 ارب روپے قرض لیے گئے) کی نمو کا اہم حصہ ہے تاہم یہ سست روی کا شکار رہے جبکہ معین سرمایہ کاری اور تجارتی مالکاری میں قرضوں کے استعمال میں منفی رجحان غالب رہا (**شکل 1.7**)۔ اجناس کی مسلسل بڑھتی ہوئی عالمی قیمتیں [9] خصوصاً تیل و خام مال (**شکل 1.8**) اور ملکی گرانی نے جاری سرمائے کی طلب کو زندہ رکھا۔ تجارتی قرضوں میں کمی کا باعث بننے والے عوامل میں امریکہ اور یوروزون میں طلب کا سکڑنا اور ناسازگار ملکی معاشی ماحول کے سبب مجموعی برآمدات (خصوصاً، ٹیکسٹائل شعبے کی) میں کمی شامل ہیں۔ زیر جائزہ مدت کے دوران درآمد کنندگان نے بھی قرضے واپس کیے جبکہ ای ایف ایس قرضوں کی طلب پست رہی۔ تاہم معین سرمایہ کاری میں کمی پہلے سے نصب لیکن دستیاب صنعتی گنجائش کو استعمال میں نہ لانے کے باعث ہوئی۔ [10]

گذشتہ چند برسوں کے دوران نئے معین سرمایہ کاری قرضوں کی طلب کمزور رہی جو کہ خام معین تشکیل سرمایہ اور جی ڈی پی کے تناسب [11] میں کمی کا باعث بن رہی ہے (**شکل 1.9**) جو صرف پر مبنی معیشت کے مجموعی رجحان کو ظاہر کرتا ہے، ممکنہ سرمایہ کاریوں کی قیمت پر۔ جیسا کہ تجرباتی جائزوں سے نشاندہی ہوتی ہے مالی استحکام معاشی ترقی و استحکام سے ہم آہنگ ہوتا ہے [12] اور اس رجحان کے تسلسل کے بینکاری اور مالی شعبے کے استحکام پر خاصے اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔

جدول 1.1: سہ ماہی بہ سہ ماہی اضافی بہاؤ۔ ملکی نجی قرض گاری

ارب روپے

	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	سال
2009ء	(133)	(50)	(35)	145	(73)
2010ء	18	(41)	(44)	236	168
2011ء	39	(48)	(133)	197	55

شکل 1.7: کارپوریٹ اور ایس ایم ای قرضوں کا بہاؤ

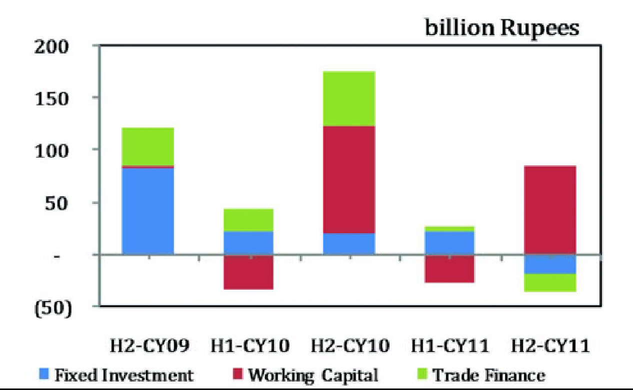

شکل 1.8: اجناس کی عالمی قیمتوں کے اشاریے

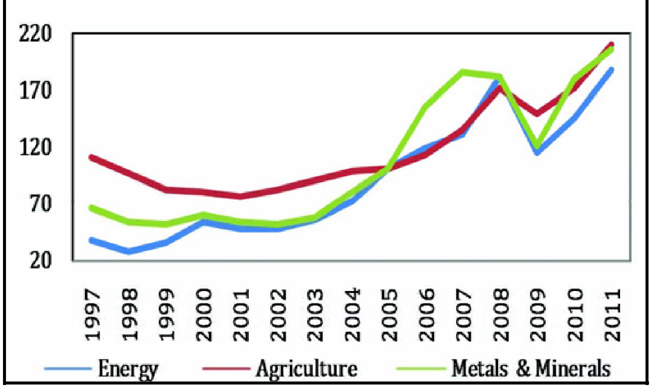

اگرچہ مجموعی طور پر قرضوں کا استعمال سست روی کا شکار رہا تاہم قرضوں کی شعبہ وار طلب تبدیلیوں کی عکاسی کرتی ہے (**جدول 1.2**)۔ 2011ء کی دوسری ششماہی میں چینی کے شعبے میں قرضوں کی غیر معمولی واپسی (38 ارب روپے) دیکھی گئی جو کہ گذشتہ برس واپس کی جانے والی رقوم (8 ارب روپے) کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ کم قیمتوں کی وجہ سے شگر ملوں کی جانب سے کچل کاری کے موسم کے آغاز سے قبل اپنے ذخائر کو فروخت نہ کر پانا اس شعبے میں قرضوں کی طلب میں کمی کا باعث بنا۔ تاہم، حکومت نے قیمتوں کو مستحکم رکھنے کے لیے چینی کے ذخیرے کو خرید لیا، جس سے چینی کے شعبے کو اپنے واجبات کی ادائیگی میں مدد ملی۔ ٹیکسٹائل کے مختلف شعبوں (اسپننگ، ویونگ، فنشنگ وغیرہ) میں قرضوں کی کمزور طلب ملکی منڈی میں خام مال کی پست قیمتوں اور عالمی طلب میں کمی کا نتیجہ تھی۔

9 عالمی بحران کے بعد گرنے والی اجناس کی عالمی قیمتوں میں جنوری 2009ء سے اضافے کا رجحان ہے اور 2009ء تا 2011ء کے دوران ان میں 35 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ قیمتوں میں اضافے کا یہ رجحان بیشتر اجناس میں دیکھا گیا (توانائی، زراعت اور دھات)۔

10 پاکستانی معیشت کی کیفیت۔ دوسری سہ ماہی رپورٹ 2012-2011ء۔

11 اکاؤنٹ کا ایک قومی اظہار یہ کہ استعمال کے بجائے کتنی نئی بڑھی ہوئی قدر کی سرمایہ کاری ہوئی ہے۔

12 برائے مہربانی دیکھیے لیوائن (2011ء)، کنگ اور لیوائن (1993ء)، پگانو (1993ء)، روبنی اور مارٹین (1992ء)، خان اور سن حاد جی (2000ء) اور پاپا ئیوآنو (2007ء)۔

سیمنٹ کے شعبے نے بھی 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران معیشت میں کمزور تعمیراتی سرگرمیوں کے باعث 0.2 ارب روپے کی خالص رقوم واپس کیں۔ دیگر صنعتیں جن میں الیکٹرونکس و برقی آلات اور توانائی کے شعبے کی پیداوار و ترسیل شامل ہیں، ان میں بھی قرضوں کی طلب کمزور رہی۔ تاہم، 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران گاڑیوں اور نقل وحمل کے شعبوں میں کسی حد تک بحالی دیکھی گئی اور انہوں نے 2.8 ارب روپے کے قرضے لیے جبکہ 2010ء کی دوسری ششماہی میں 11 ارب روپے کی خالص واپسی کی گئی تھی۔ اسی بنا پر زرعی کاروبار کے قرضوں (گذشتہ برس کی مایوس کن کارکردگی سے بحالی کے باعث) کیمیکل و دوا سازی میں بھی زیر جائزہ مدت کے دوران قرضوں کی طلب مثبت رہی۔

شکل 1.9: خام معین تشکیلِ سرمایہ

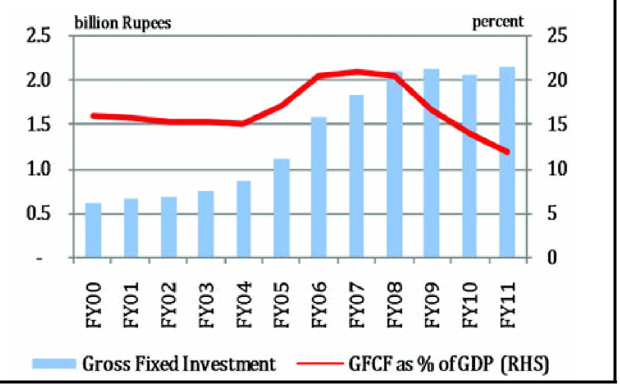

جدول 1.2: نجی شعبے کو قرضوں کا شعبہ وار بہاؤ

	پہلی ششماہی 10ء	دوسری ششماہی 10ء	پہلی ششماہی 11ء	دوسری ششماہی 11ء
کیمیکل و دوا سازی	10.0	(3.2)	1.5	2.1
ٹیکسٹائل	(53.4)	101.4	(37.5)	12.6
سیمنٹ	(4.3)	4.1	(13.7)	(0.2)
چینی	19.5	(8.4)	48.5	(38.1)
جوتے اور چمڑے کے تیار ملبوسات	0.5	0.8	2.9	5.2
آٹوموبائل اور ٹرانسپورٹیشن آلات	(5.2)	(10.8)	3.1	2.9
مالی	(18.4)	0.5	10.3	18.7
توانائی کی پیداوار و ترسیل	34.5	15.5	29.8	(10.3)

حکومت کی جانب سے اجناسی قرضوں کی یکبارگی ادائیگی کا نتیجہ رقوم کی خالص واپسی کی صورت میں برآمد ہوا---

بین کارپوریٹ گردشی قرضہ کے تصفیے کے علاوہ حکومت[13] نے سرکاری شعبے کی اجناسی سرگرمیوں کی مد میں غیر ادا شدہ زراعانت کے 78 ارب[14] روپے بھی ادا کر دیے جس کا نتیجہ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران اجناسی سرگرمیوں کی مد میں 63 ارب روپے کی خالص واپسی کی صورت میں برآمد ہوا (**شکل 1.10**)۔ ایسی رقوم کی زیادہ تر واپسی تین اہم اجناس کے قرضوں میں دیکھی گئی جن میں گندم (31 ارب روپے)، چینی (20 ارب روپے) اور چاول (12 ارب روپے) شامل ہیں۔

شکل 1.10: اجناس کی مالکاری۔ سرکاری شعبہ

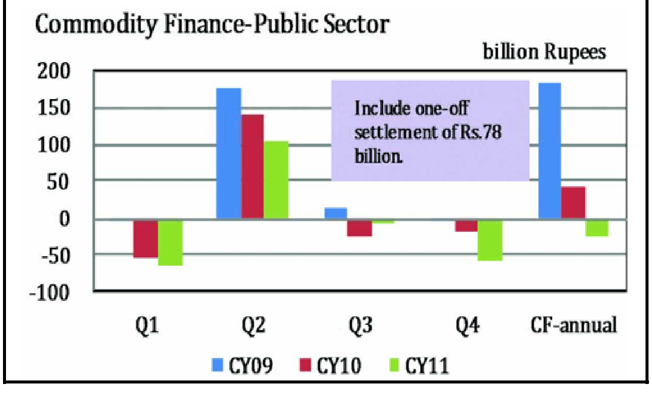

تاہم گندم کی خریداری کے قرضوں کی سطح بلند رہی---

بینک وار اعدادوشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ سرکاری شعبے کو دی جانے والی اجناسی مالکاری کے انکشاف کا بڑا حصہ پانچ بڑے بینکوں (23 کمرشل بینکوں میں سے) میں مرتکز رہا اور مجموعی طور پر حاصل کی جانے والی 336 ارب روپے کی مالکاری میں ان کا حصہ 73 فیصد بنتا ہے۔ سرکاری شعبے کی قرضوں کی ضروریات چند اجناس کے گرد گھومتی ہیں جن میں گندم کو ملک کی بنیادی غذائی فصل کی حیثیت حاصل ہے۔ 2011ء کے اختتام تک سرکاری شعبے کے کاروباری اداروں نے گندم کی مالکاری کے لیے 271 ارب روپے (81 فیصد) حاصل کیے جس کے بعد کھاد کے لیے 41 ارب روپے (12 فیصد) اور چینی کے لیے 22 ارب روپے (7 فیصد) کا نمبر آتا ہے (**شکل 1.11**)۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ چند برسوں کے دوران اجناس کی عالمی قیمتوں میں اضافے اور گندم کی امدادی

13 اجناس کی مالکاری کے لحاظ سے سرکاری شعبے میں بینکوں کا انکشاف 77 فیصد ہے۔

14 حکومت نے اپریل تا اکتوبر 2011ء کے دوران کمرشل بینکوں سے تقریباً 140 ارب روپے حاصل کیے۔ تاہم، نومبر 2011ء میں حکومت نے جمع شدہ زراعانت کے تصفیے کے لیے خریداری کرنے والی سرکاری ایجنسیوں کو یکبارگی 78 ارب روپے جاری کر دیے تھے۔

قیمت بڑھنے کے باعث اجناس کی مالکاری کے لیے حکومتی قرض گیری بلند سطح پر رہی ہے اور اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ گندم کی امدادی قیمت میں فی 40 کلو 100 روپے کے اضافے اور عالمی منڈی میں گندم کی قیمت میں کمی کے باعث اندرونی مالکاری اور خریداریوں میں خاصے اضافے کا امکان ہے۔[15]

شکل 1.11: سرکاری شعبے کی اجناسی مالکاری کی تقسیم

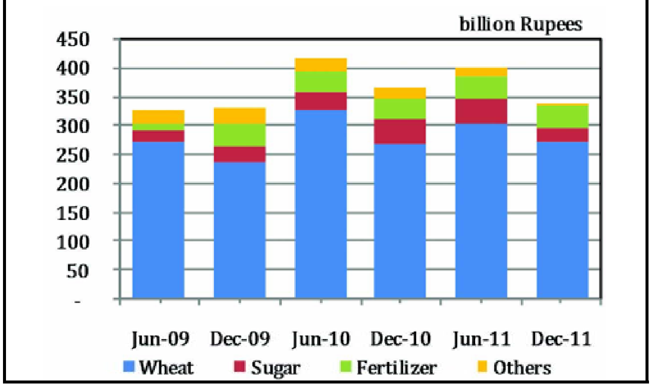

امانتوں میں کمزور نمو ہوئی---

2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران امانتوں کی نمو گذشتہ برس کی اسی مدت (2011ء کی دوسری ششماہی میں 279 ارب روپے جبکہ 2010ء کی دوسری ششماہی میں 323 ارب روپے) کے مقابلے میں سست رفتاری کا شکار رہی۔ امانتوں میں سست روی کا سبب نیشنل سیونگ اسکیم (این ایس ایس) کی پرکشش شرح اور انویسٹرز پورٹ فولیو اکاؤنٹ (آئی پی ایس) میں سرمایہ کاری کا بڑھنا ہے (دیکھئے باب 5)۔ امانتوں میں ہونے والے 4.7 فیصد اضافے میں منافع بخش امانتوں کا بڑا حصہ ہے جبکہ غیر نفع بخش امانتیں جمود کا شکار رہیں۔ منافع بخش صارفی کھاتوں میں امانتوں کی بنیاد کو بڑھانے میں معین اور بچت امانتوں دونوں کا مجموعی طور پر زیادہ حصہ ہے (**شکل 1.12**)۔ مزید برآں، مالی اداروں کی بچتوں میں ہونے والے 34 فیصد اضافے کا امانتوں میں ہونے والی مجموعی نمو میں 26 فیصد حصہ ہے۔ جاری امانتوں میں ٹھہراؤ کے باعث سال کے دوران پست لاگت کے کرنٹ اکاؤنٹ بچت اکاؤنٹ (سی اے ایس اے) کا حصہ سکڑ گیا جس سے آئندہ مہینوں کے دوران نظام کے لیے امانتوں کی لاگت میں ممکنہ اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

شکل 1.12: امانتیں۔ ششماہی بہاؤ

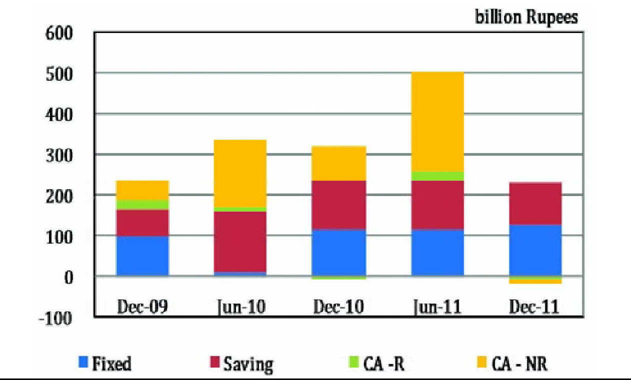

بیشتر اضافے میں بڑے امانت گزاروں نے اہم کردار ادا کیا---

شکل 1.13: حجم کے لحاظ سے امانتوں میں نمو

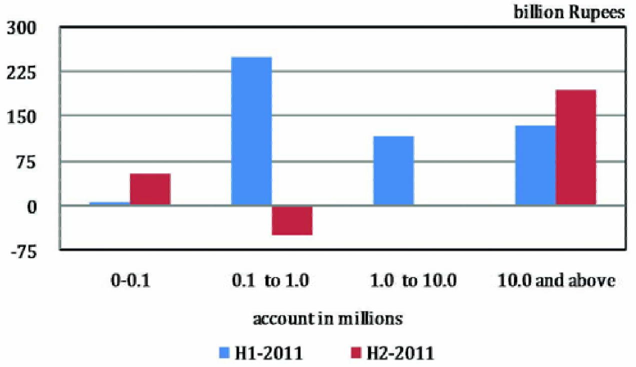

جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ زیر جائزہ مدت کے دوران معین امانتوں میں 128 ارب روپے کا اضافہ ہوا تھا۔ تاہم، یہ اضافہ تمام عرصیتوں میں متوازی نہیں تھا۔ معین امانتوں میں ہونے والا تقریباً 95 فیصد اضافہ ششماہی سے 2 سالہ عرصیتوں میں دیکھا گیا جبکہ کھاتوں کی تعداد میں معمولی اضافہ ہوا اور وہ 0.45 ملین سے بڑھ کر 0.51 ملین ہو گئی۔ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران چھ ماہ تک کی عرصیت کی حامل امانتوں میں 15 ارب روپے کی کمی ہوئی۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2011ء کی دوسری ششماہی میں امانتوں کی مجموعی نمو میں بڑے حجم کی امانتوں (10 ملین روپے سے زائد کی) کا بڑا حصہ ہے (**شکل 1.13**)۔[16] اس کے بعد بہترین کارکردگی دکھانے والوں میں چھوٹے حجم کی امانتیں (0.1 ملین یا اس سے کم) شامل ہیں جن میں 52 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

15 گندم کی خریداری کے لیے سرکاری شعبے کی اجناسی مالکاری 30 مارچ 2012ء کے 217 ارب روپے سے بڑھ کر 350 ارب روپے تک پہنچ چکی ہے۔

16 بڑی امانتیں کارپوریٹ صارفین، حکومت یا دیگر ادارہ جاتی کھاتوں پر مشتمل ہوتی ہیں۔

دیگر عوامل میں کارکنوں کی ترسیلات زر (**شکل 1.14**) سے بینکاری شعبے کی امانتوں کو بڑھانے میں مدد ملی جو کہ اسٹیٹ بینک، وزارت خزانہ اور سمندر پار مقیم پاکستانیوں کی وزارت کی مشترکہ کوششوں سے پاکستان ریمی ٹینس انی شیٹو (پی آر آئی) کے ذریعے مؤثر نیٹ ورک کے قیام کا نتیجہ ہے۔ ان کوششوں سے کارکنوں کی ترسیلات زر کے وصول کنندہ ممالک کی عالمی درجہ بندی میں پاکستان کی پوزیشن میں بہتری آئی ہے کیونکہ عالمی بینک کی رپورٹ/ ڈیٹا کے مطابق کارکنوں کی ترسیلات زر کی وصولیوں کے لحاظ سے 2010ء میں پاکستان گیارہویں نمبر پر تھا (**جدول 1.3**)۔ کارکنوں کی ترسیلات زر کی مقدار میں مضبوط نمو کے علاوہ 2011ء کی دوسری ششماہی کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں 4.6 فیصد کمی کے نتیجے میں بیرونی کرنسی امانتوں میں مضبوط نمو دیکھی گئی۔ امانتوں کی کرنسی وار تقسیم سے ظاہر ہوتا ہے کہ امانتوں کی بنیاد میں ہونے والی توسیع میں زر مبادلہ کی امانتوں کا حصہ تقریباً 28 فیصد ہے جس سے مجموعی امانتوں میں ان کا حصہ بڑھ کر 13.5 فیصد تک پہنچ گیا جو پہلی ششماہی میں 12.9 فیصد تھا۔

صارفی امانتیں جمع کرنے میں درمیانے حجم کے بینکوں نے بڑے بینکوں سے اچھی کارکردگی دکھائی---

زیر جائزہ مدت کے دوران درمیانے حجم کے بینکوں (اثاثوں کے حجم میں چھٹے سے 21 نمبر تک اور بینکاری شعبے کا 41 فیصد حصہ رکھنے والے) نے صارفی امانتیں جمع کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور 207 ارب روپے کی مجموعی امانتوں میں ان کا حصہ 70 فیصد بنتا ہے (**شکل 1.15**)، جبکہ جمع ہونے والی بقیہ امانتوں میں بیشتر حصہ سرفہرست 5 بینکوں (53 فیصد حصہ) کا ہے۔ اگرچہ 2011ء کی دوسری ششماہی میں کرنٹ اکاؤنٹ میں سے معمولی رقوم نکلوائی گئیں تاہم درمیانے درجے کے بینک 36 ارب روپے کی نئی جاری امانتوں کا اضافہ کرنے میں کامیاب رہے۔ فنڈز اکٹھے کرنے میں درمیانے حجم والے بینکوں کی بہترین کارکردگی خوش آئند ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ مالی وسائل جمع کرنے اور مؤثر خدمات کی فراہمی کے لحاظ سے صنعت میں مسابقت بڑھ گئی ہے۔ امانتیں جمع کرنے کی بلند سطح سے ان مالی اداروں پر صارفین کے بڑھتے ہوئے اعتماد کی نشاندہی ہوتی ہے۔

شکل 1.14: کارکنوں کی ترسیلات زر۔ مجموعی بہاؤ

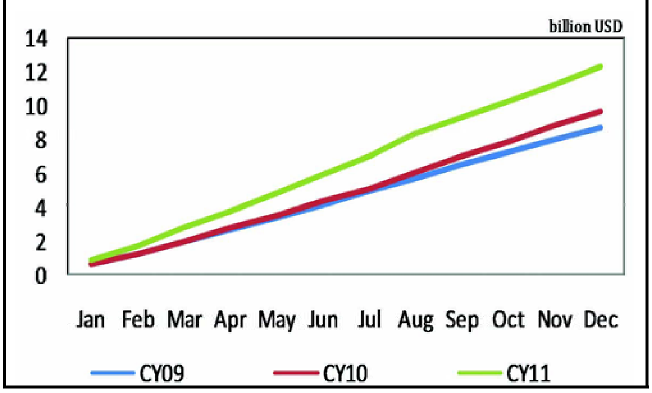

جدول 1.3: سرفہرست 20 ملکوں میں ترسیلات زر کی نمو

ارب امریکی ڈالر

درجہ	ملک	2008ء	2009ء	2010ء	جی ڈی پی 2010ء	ترسیلات زر اور جی ڈی پی ایل کا تناسب
1	بھارت	49.98	49.47	54.03	1,727	3.13 فیصد
2	چین	48.41	48.85	53.04	5,816	0.91 فیصد
3	میکسیکو	26.04	22.01	22.05	1,035	2.13 فیصد
4	فلپائن	18.64	19.77	21.42	200	10.73 فیصد
5	فرانس	16.60	15.87	15.63	2,671	0.59 فیصد
6	جرمنی	10.88	11.21	11.34	3,392	0.33 فیصد
7	بنگلہ دیش	8.94	10.52	10.85	100	10.81 فیصد
8	اسپین	11.84	10.37	10.51	1,407	0.75 فیصد
9	بلجیم	10.29	10.52	10.18	469	2.17 فیصد
10	نائیجیریا	9.98	9.58	10.05	194	5.19 فیصد
11	پاکستان	7.04	8.72	9.69	166	5.85 فیصد
12	جمہوریہ کوریا	10.73	8.91	8.71	1,014	0.86 فیصد
13	ویت نام	6.81	6.02	8.26	106	7.76 فیصد
14	مصر	8.69	7.15	7.73	219	3.53 فیصد
15	پولینڈ	10.45	8.13	7.61	469	1.62 فیصد
16	لبنان	7.18	7.56	7.56	39	19.38 فیصد
17	برطانیہ	7.86	7.25	7.53	2,138	0.35 فیصد
18	انڈونیشیا	6.79	6.79	6.92	707	0.98 فیصد
19	اٹلی	5.55	5.22	6.80	2,061	0.33 فیصد
20	مراکش	6.90	6.27	6.42	91	7.07 فیصد

ماخذ: عالمی بینک

سیالیت کی مشکلات نے بین البینک قرض گیری کو بڑھا دیا---

شکل 1.15: امانتیں جمع کرنے میں بینکوں کا حصہ

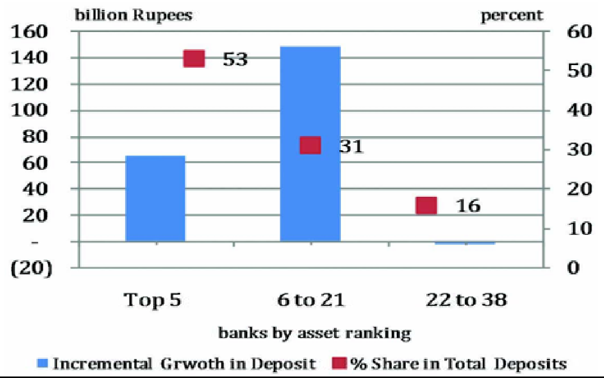

مالی اداروں سے بینکوں کی قرض گیری کا حصہ عام طور پر مجموعی واجبات کے 8 تا 10 فیصد کی حد میں رہتا ہے اور یہ عبوری نوعیت کا ہوتا ہے جس سے بینکاری نظام میں سیالیت کی صورتحال کی عکاسی ہوتی ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران ایسی قرض گیری میں اضافہ دیکھا گیا (113 ارب روپے یا واجبات میں اضافے کا 25 فیصد) جو کہ عام حد سے کہیں زیادہ ہے۔ بینکوں نے زیادہ تر قرضے اسٹیٹ بینک سے ریپو کی سہولت کے تحت حاصل کیے جنہیں عام طور پر قلیل مدتی سیالیت کی ضروریات کے لیے حاصل کیا جاتا ہے۔ دراصل سیالیت پر دباؤ اور امانتوں کی نمو میں سست روی نے بینکوں کو مالی اداروں سے قرض گیری بڑھانے پر مجبور کیا تھا۔